IPS/INS/095/2026-95

Institute of Policy Studies
Islamabad

November 24, 2026

IPS INSIGHTS
Perspectives On the Issues Shaping Policy

بھارت میں منشیات کا پھیلاؤ: سیاسی سرپرستی اور ریاستی اداروں کا کردار

ڈاکٹر شہزاد اقبال شام*

غیر جانبدار بھارتی مبصرین کا الزام ہے کہ اکثریتی میتی قبیلے کو مرکزی مودی سرکار کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس مخصوص الزام سے قطع نظر، سیاسی حرکیات کے تناظر میں حکومتوں کا اپنے حامی گروہوں کی طرف جھکاؤ رکھنا کوئی غیر معمولی امر نہیں۔ منی پور میں ایک سابق خاتون پولیس افسر نے بھی ماضی میں الزام عائد کیا تھا کہ انہیں منشیات کے ایک گرفتار ملزم کو رہا کرنے کے لیے اعلیٰ حکام کی جانب سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔[1]

جمہوری نظام میں بالعموم حکومتیں اپنے سیاسی، قبائلی یا لسانی حلقوں کا تحفظ کرتی ہیں، لیکن منی پور اور مجموعی بھارتی آبادی کے حوالے سے مودی سرکار کا طرزِ عمل خاصا پیچیدہ اور ناقابلِ فہم ہے۔ موقر بھارتی جریدے "انڈیا ٹوڈے" کی رپورٹ کے مطابق، مودی حکومت پر پراکسی جنگ اور منشیات کی سرپرستی کے الزامات کے خلاف قبائلی تفریق سے بالاتر ہو کر شدید عوامی احتجاج کیا گیا۔ عوامی دباؤ کے بعد حکام نے محض خانہ پری کی

تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو بادشاہت پر مبنی ریاستی ڈھانچہ ہو، اشتراکی اصولوں پر استوار سابق سوویت یونین کا نظام ہو یا جدید جمہوری اقدار پر قائم ریاستیں؛ جزوی اختلافات کے باوجود رعایا کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کا تحفظ ان تینوں کی بنیاد رہا ہے۔ تاہم، تجزیہ نگاروں کے مطابق اکیسویں صدی میں ریاست کا ایک نیا اور تشویش ناک روپ سامنے آیا ہے۔ عام تاثر یہی ہے کہ بھارت میں مسلمانوں اور کسی حد تک مسیحی اقلیت کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ تاثر حقیقت پر مبنی ہے، لیکن ہندوتوا نظریات کی حامل بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا دورِ حکومت اس سے کہیں زیادہ سنگین حقائق کی عکاسی کرتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق، مودی حکومت محض اس آبادی کی سرپرست دکھائی دیتی ہے جو ہندوتوا نظریے کی پیروکار ہے۔ دیگر مذہبی اکائیوں کو محض نظر انداز کر دینا بھی شاید قابلِ فہم ہوتا، مگر شواہد اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ موجودہ بھارتی حکومت اقلیتی آبادیوں کی منظّم نسل کشی کی راہ پر گامزن ہے۔

مشرقی بھارتی ریاست منی پور میں مئی ۲۰۲۳ء سے کوکی اور میتی قبائل کے مابین مسلسل خونریز تصادم جاری ہے۔ کوکی قبیلے اور

*سینئر فیلو، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد

[1] Divya Bahn, "CM Pressured Me to Let Off Arrested Drug Lord: Manipur Lady Cop to High Court," *The New Indian Express*, July 14, 2020, https://www.newindianexpress.com/india/2020/Jul/14/cm-pressured-me-to-let-off-arrested-drug-lord-manipur-lady-cop-to-high-court-2169677.html

ریاستوں (گجرات، راجستھان، ہریانہ، اتر پردیش اور دہلی) سے آ رہی ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ گجرات میں گزشتہ ۰۳ برس سے بی جے پی برسرِ اقتدار ہے اور منشیات کا سب سے بڑا نیٹ ورک بھی اسی ریاست سے چلایا جا رہا ہے۔

عوامی حلقے، اپوزیشن رہنما اور قبائلی عمائدین عموماً دو ٹوک انداز میں بات کرتے ہیں، جبکہ حکومتی عہدیداروں کو آئینی و انتظامی مجبوریوں کے تحت محتاط زبان استعمال کرنی پڑتی ہے۔ اس کے باوجود، بھارتی پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ بھگونت مان نے انتہائی واضح الفاظ میں مرکزی حکومت کو ہدفِ تنقید بنایا۔ "انڈیا ٹوڈے" کے مطابق، ۱۴ ستمبر ۲۰۲۶ کو چندی گڑھ میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ پنجاب میں ڈرون کے ذریعے منشیات کی ترسیل روکنے کے لیے مرکزی مودی حکومت نے اینٹی ڈرون سسٹم کی تنصیب میں کوئی تعاون نہیں کیا۔ بھارتی خبر رساں ایجنسی "اے این آئی" (ANI) کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری کردہ ان کے بیان کے مطابق، گجرات کی بی جے پی حکومت ایک طرف منشیات کی سرپرستی کرتی ہے اور دوسری جانب اس کے خلاف کارروائی کا دعویٰ بھی کرتی ہے۔ بھگونت مان نے واضح کیا کہ سرحد پار (پاکستان) سے آنے والی منشیات کی معمولی مقدار کو ریاستی ادارے پکڑ لیتے ہیں، مگر اصل مسئلہ گجرات سے آنے والی منشیات کی بڑی کھیپیں ہیں، جنہیں جدید انسدادی نظام کے بغیر روکنا ممکن نہیں ہے۔ بھگونت مان نے مرکزی وزیرِ داخلہ امت شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ سرحد پر اینٹی ڈرون سسٹم لگانے میں مرکز نے پنجاب کی مدد کیوں نہیں کی، جبکہ گجرات کی کاندلا بندرگاہ سے ۳،۰۰۰ کلوگرام منشیات کی بڑی کھیپیں پکڑی جا رہی ہیں۔

عام آدمی پارٹی کے راہنما کیجریوال اور بھارتی پنجاب کے وزیراعلیٰ بھگونت مان کے ان الزامات کی تائید کہ گجرات کی بی جے پی حکومت منشیات کی سرپرستی کر رہی ہے، دکن ہیرلڈ کی ایک خبر بھی کر رہی ہے۔ دکن ہیرلڈ کے مطابق کانگریس رہنما ملک ارجن کھڑگے نے بی جے حکومت کو خوب تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان غرض سے منشیات کے خلاف کریک ڈاؤن کا اعلان کیا۔ اطلاعات سے واضح ہوتا ہے کہ منشیات کی سرکاری سرپرستی کے خلاف اس احتجاج میں تمام طبقات یکساں طور پر شریک ہیں۔[۲]

ہیومن رائٹس واچ (Human Rights Watch) کی مارچ ۲۰۲۵ء کی رپورٹ کے مطابق مئی ۲۰۲۳ء سے جاری کوکی اور میتی تصادم میں سینکڑوں اموات ہو چکی ہیں اور ریاستی انتظامیہ پر اکثریتی میتی گروہوں کی سرپرستی کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اسی طرح بین الاقوامی نشریاتی ادارے الجزیرہ (Al Jazeera) کی تحقیقاتی رپورٹ بھی ان تمام الزامات کی تائید کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں اس قبائلی تنازع کے پسِ پردہ منشیات کی کاشت، اسمگلنگ اور مسلح گروہوں و سیاسی عناصر کے گٹھ جوڑ کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

منشیات کی سرکاری سرپرستی کے یہی الزامات ایک اور مشرقی ریاست ناگالینڈ میں بھی اس شدت سے عائد کیے گئے کہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) روپن شرما کو بالآخر یہ اعتراف کرنا پڑا کہ پولیس اور سرکاری محکموں میں ایسی "کالی بھیڑیں" موجود ہیں۔ انہوں نے ریاست کے ۱۴ سرکاری ملازمین کے اس مکروہ دھندے میں ملوث ہونے کی تصدیق بھی کی۔ تاہم، معروف مقامی جریدے "مورنگ ایکسپریس" (Morung Express) اور مقامی قبائل کا اصرار ہے کہ پولیس کی یہ کارروائیاں محض سیاسی فائدے اور دکھاوے کے لیے ہیں، جبکہ زمینی سطح پر اس کا کوئی عملی وجود نہیں ہے۔

عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کیجریوال نے اس حساس معاملے پر نسبتاً محتاط انداز اپنایا، تاہم ان کے بیان کا لبِ لباب یہی ہے کہ ملک میں منشیات کے پھیلاؤ میں بی جے پی کی ریاستی حکومتیں ملوث ہیں۔ موقر بھارتی روزنامے "دی ہندو" کی ۵۱ ستمبر کی اشاعت کے مطابق، کیجریوال نے الزام عائد کیا کہ بھارتی پنجاب میں اسمگل ہونے والی ۰۸ فیصد منشیات بی جے پی کے زیرِ اقتدار

[۲] "Centre, State Govt Part of Drug Mafia": Former Manipur Cop's Explosive Charge," *National Herald*, https://www.nationalheraldindia.com/national/manipur-drug-mafia-brinda-centre-state-government

واچ (Human Rights Watch) کی مارچ ۲۰۲۵ء کی رپورٹ کے مطابق مئی ۲۰۲۳ء سے جاری کوکی اور میتی تصادم میں سینکڑوں اموات ہو چکی ہیں اور ریاستی انتظامیہ پر اکثریتی میتی گروہوں کی سرپرستی کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔حوالہ ۲ (منشیات کا نیٹ ورک): بین الاقوامی نشریاتی ادارے الجزیرہ (Al Jazeera) کی تحقیقاتی رپورٹ میں منی پور کے تنازع کے پسِ پردہ منشیات کی کاشت، اسمگلنگ اور مسلح گروہوں و سیاسی عناصر کے گٹھ جوڑ کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

۲. ناگالینڈ پولیس کے سربراہ کا اعتراف

- حوالہ ۳ (۱۴ سرکاری ملازمین کے ملوث ہونے کی تصدیق): بھارتی نشریاتی ادارے ایسٹ موجو (EastMojo) کی ۴۱ دسمبر ۲۰۲۳ء کی رپورٹ کے مطابق، ناگالینڈ کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) روپن شرما نے باضابطہ طور پر تصدیق کی کہ منشیات کے مقدمات میں ۱۴ سرکاری ملازمین کے خلاف تحقیقات جاری ہیں (جن میں اکثریت پولیس اہلکاروں کی ہے) جبکہ ۸ اہلکاروں کو برطرف کیا جا چکا ہے۔ حوالہ ۴ (مقامی جریدے کی کوریج): ناگالینڈ کے معروف مقامی اخبار دی مورنگ ایکسپریس (The Morung Express) نے ڈی جی پی روپن شرما کی پریس کانفرنس اور ریاست میں منشیات کے خلاف مہم کے زمینی حقائق پر تفصیلی رپورٹس شائع کی ہیں۔

۳. اروند کیجریوال کا بیان (۰۸فیصد منشیات بی جے پی ریاستوں سے)

- حوالہ ۵ (دی ہندو کی رپورٹ): بھارتی روزنامے دی ہندو (The Hindu) کی ۵۱ ستمبر ۲۰۲۶ء کی اشاعت کے مطابق، عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کیجریوال نے الزام عائد کیا کہ پنجاب میں آنے والی ۰۸ فیصد منشیات بی جے پی کے زیرِ اقتدار ریاستوں (گجرات، راجستھان، ہریانہ، یو پی اور دہلی) سے آ رہی ہیں، اور گجرات کی مندرا بندرگاہ اس کا سب سے بڑا مرکز ہے۔

کا کہنا تھا کہ گجرات کی مندرا بندرگاہ سے ۵۲ ہزار کروڑ روپے کی منشیات پکڑی گئیں لیکن اڈانی گروپ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت چھوٹی مچھلیوں کو پکڑ رہی ہے جبکہ اصل اور بڑے لوگ حکومت کے قریب رہ کر محفوظ ہیں۔[3]

چند مشرقی اور مغربی ریاستوں کی یہ مثالیں بھارت میں منشیات کی سرکاری سرپرستی کے رجحان کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔ بخوف طوالت تفصیل تو ممکن نہیں، مختصرا یہ کہ مغربی بنگال، بہار اور مقبوضہ جموں و کشمیر کے بارے میں بھی ایسی ہی خبریں زبانِ زدِ عام ہیں۔ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی اگرچہ مقامی سطح پر انتظامیہ کے خلاف ایسے الزامات سامنے آتے رہتے ہیں، لیکن ان کی شدت اور پیمانہ اتنا وسیع نہیں ہوتا کہ وہ قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی شہ سرخیوں کا حصہ بن سکیں۔

بھارت کی ریاستی و مرکزی حکومتوں پر منشیات فروشی اور اس کی سرپرستی کے الزامات کا حجم اس قدر زیادہ ہے کہ اسے محض سیاسی پروپیگنڈا کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ منشیات کا پھیلاؤ ایک ناقابلِ معافی جرم ہے؛ یہ کسی ایک فرد، گروہ یا مخصوص مذہبی شناخت کے خلاف نہیں بلکہ پوری انسانیت کے خلاف جرم ہے، جس کے تباہ کن اثرات بالآخر پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ ایسے میں یہ سوال انتہائی اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ کیا بھارت کی حکمران جماعت انسانیت کے خلاف اس سنگین جرم کی مرتکب ہو رہی ہے؟ بھارتی عوام، قبائلی نمائندوں اور صفِ اول کے سیاسی رہنماؤں کے بیانات اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ مکروہ کاروبار حکومتی سرپرستی میں بلا روک ٹوک جاری ہے۔

۱. منی پور میں نسلی فسادات اور منشیات کا تنازع

- حوالہ ۱ (فسادات اور سرکاری جھکاؤ): ہیومن رائٹس

[3] "Mundra Drug Haul: 'Why No Action against Adani?', Asks Mallikarjun Kharge," *Deccan Herald*, https://www.deccanherald.com/india/mundra-drug-haul-why-no-action-against-adani-asks-mallikarjun-kharge-1044793.html

- حوالہ ۷ (اینٹی ڈرون سسٹم اور بندرگاہوں کا ذکر): انڈیا ٹوڈے (India Today) کی ایک اور رپورٹ کے مطابق، بھگونت مان نے مرکزی وزیرِ داخلہ امت شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ سرحد پر اینٹی ڈرون سسٹم لگانے میں مرکز نے پنجاب کی مدد کیوں نہیں کی، جبکہ گجرات کی کاندلا بندرگاہ سے ۳۰۰۰ کلو گرام منشیات کی بڑی کھیپیں پکڑی جا رہی ہیں۔

۴. وزیرِ اعلیٰ بھگونت مان کا بیان اور اینٹی ڈرون سسٹم

- حوالہ ۶ (انڈیا ٹوڈے کی رپورٹ): معروف بھارتی جریدے انڈیا ٹوڈے (India Today) کی ۱۴ ستمبر ۲۰۲۶ء کی رپورٹ کے مطابق، چندی گڑھ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ بھگونت مان نے مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور مطالبہ کیا کہ مرکز پنجاب کو بدنام کرنے کے بجائے گجرات سے ہونے والی منشیات کی سپلائی پر توجہ دے۔